www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طریق الجنۃ

المعروف

جنت کا راستہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف۔ زبیر علیزئی

اس کتاب میں صرف آیاتِ قرآنیہ، صحیح اور حسن لذاتہ احادیث اور اجماع سے استدلال کیا گیا ہے۔

کسی ضعیف یا حسن لغیرہ حدیث سے اصول بلکہ شواہد میں بھی حجت نہیں پکڑی گئی۔ مختصراً عرض ہے کہ اس کتاب میں ہر وہ حدیث جسے بطور استدلال پیش کیا گیا ہے۔ بالکل صحیح اور حجت ہے۔ وما علینا الا البلاغ

شائع کردہ:۔ جماعۃ اہل الحدیث
حضرو ضلع اٹک

اکلوتی پریس اٹک سٹی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

طریق الجنۃ

المعروف

جنت کا راستہ

مصنف۔ زبیر علیزئی

اس کتاب میں صرف آیاتِ قرآنیہ، صحیح اور حسن لذاتہ احادیث اور اجماع سے استدلال کیا گیا ہے۔ کسی ضعیف یا حسن لغیرہ حدیث سے اصول بلکہ شواہد میں بھی حجت نہیں پکڑی گئی۔ مختصراً عرض ہے کہ اس کتاب میں ہر وہ حدیث جسے بطور استدلال پیش کیا گیا ہے۔ بالکل صحیح اور حجت ہے۔ وما علینا الا البلاغ

شائع کردہ:۔ جماعۃ اھل الحدیث
حضرو ضلع اٹک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ ... ۹۹-۰۰ ... ماڈل ٹاؤن لاہور

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	ہمارا عقیدہ	۳
۲	ہمارا اصول	۵
۳	نماز	۶
۴	نماز جمعہ	۸
۵	نماز قصر	۱۰
۶	نماز وتر	۱۱
۷	قیامِ رمضان یعنی تراویح	۱۲
۸	نماز جنازہ	۱۴
۹	صبح کی دو سنتیں	۱۶
۱۰	اوقات نماز	۱۷
۱۱	رفع یدین	۱۸
۱۲	نیت کا مسئلہ	۲۳
۱۳	سجدۂ سہو	۲۴
۱۴	فاتحہ خلف الامام	۲۵
۱۵	جمع بین الصلاتین	۲۹
۱۶	نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا	۳۰
۱۷	آمین بالجہر	۳۱
۱۸	تکبیرات عیدین	۳۳
۱۹	جرابوں پر مسح	۳۶
۲۰	تقلید	۳۸
۲۱	صحیحین کا مقام	۴۱
۲۲	اہل الحدیث کی فضیلت	۴۲
۲۳	محدثین کا مسلک	۴۴
۲۴	اجتماعی دعا	۴۶
۲۵	دعوت	۴۷
۲۶	جہاد	۴۸
۲۷	اعلان	۴۹
۲۸	طالب دعا و ملنے کا پتہ	۵۰

جماعت اہل الحدیث
حضرو - اٹک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

ہمارا عقیدہ

ہم اس بات کی دل، زبان اور عمل سے گواہی دیتے ہیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔ اللہ کے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے اللہ ہی حاکم اعلیٰ، قانون ساز، مشکل کشا، حاجت روا اور فریاد رس ہے۔ ہم اس کی ساری صفات کو بلا کیف و بلا تمثیل اور بلا تعطیل مانتے ہیں۔ وہ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے۔ کما یلیق لشانہ، اس کا علم اور قدرت کائنات کی ہر چیز کو محیط ہے۔

اور ہم اس بات کی دل، زبان اور عمل سے گواہی دیتے ہیں کہ محمد رسول اللہ۔ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ خاتم النبین، امام کائنات، افضل البشر ہادیٔ برحق اور واجب الاتباع ہیں۔ آپ کی نبوت، امامت اور رسالت قیامت تک ہے۔ آپ کا قول، عمل اور اقرار سب حجت برحق ہے۔ آپ کی سچی پیروی میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا یقین ہے اور آپ کی نافرمانی میں دونوں جہانوں کی ناکامی اور تباہی کا یقین ہے۔ اعاذنا اللہ منہ

ہم قرآن اور صحیح حدیث کو حجت اور معیارِ حق مانتے ہیں۔ چونکہ قرآن و حدیث سے یہ ثابت ہے کہ امتِ مسلمہ گمراہی پر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکھٹی نہیں ہو سکتی الخ ۔ لہٰذا ہم اجماع امت کو بھی حجت مانتے ہیں۔ یاد رہے کہ صحیح حدیث کے خلاف اجماع ہوتا ہی نہیں۔ ہم تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کو عدول اور اپنا محبوب مانتے ہیں۔ تمام صحابہ کو حزب اللہ اور اولیاء اللہ سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ محبت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔ جو ان سے بغض کرتا ہے ہم اس سے بغض کرتے ہیں۔ ہم تمام ثقہ تابعین اور آئمہ مسلمین مثلاً امام ابو حنیفہؒ ، امام مالکؒ ، امام شافعیؒ ، امام احمد بن حنبلؒ ، امام بخاریؒ ، امام مسلمؒ ، امام نسائیؒ ، امام ترمذیؒ ، امام ابوداؤدؒ امام ابن ماجہؒ وغیرہم سے محبت اور پیار کرتے ہیں۔ اور جو شخص ان سے بغض کرے ہم اس سے بغض کرتے ہیں ۔

توحید ، رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، تقدیر پر ہمارا کامل ایمان ہے ۔ آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء و رسل کی نبوتوں اور رسالتوں کا اقرار کرتے ہیں قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کا کلام سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید مخلوق نہیں ہے ۔ ہم ایمان میں کمی بیشی کے بھی قائل ہیں۔ اہل سنت کے جو عقائد ہمارے علماء سلف نے بیان کیے ہیں ہمارا ان پر ایمان اور یقین ہے ۔ مثلاً امام ابن خزیمہؒ ، امام عثمان بن سعید الدارمیؒ ، امام بیہقیؒ ، امام ابن ابی عاصمؒ ، امام ابن قیمؒ ، امام آجریؒ ، امام الالکائیؒ وغیرہم ۔ رحمہم اللہ اجمعین ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہمارا اُصُول

حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے کا دارومدار محدثین کرام پر ہے۔ جس حدیث کی صحت یا راوی کی توثیق پر محدثین کا اتفاق ہے تو وہ حدیث یقیناً وحتماً صحیح ہے اور راوی بھی یقیناً وحتماً ثقہ ہے۔

اور اسی طرح جس حدیث کی تضعیف یا راوی کی جرح پر محدثین کا اتفاق ہے تو وہ حدیث یقیناً اور حتماً مجروح ہے۔

جس حدیث کی تصحیح و تضعیف اور راوی کی توثیق و تجریح میں محدثین کا اختلاف ہو تو ہمیشہ اور ہر حال میں ثقہ ماہر اہل فن مستند محدثین کی اکثریت کی بات اور گواہی کو صحیح تسلیم کیا جائے گا۔

ان اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مختصر کتاب میں بعض اختلافی مسائل کے بارے میں صحیح تحقیق پیش خدمت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مسلم ومومن زندہ رکھے اور اسلام و ایمان پر ہی موت دے۔ آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز

۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

لما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم معاذ بن جبل نحو أهل الیمن قال له: انك تقدم علی قوم من أهل الكتاب فلیكن اول ما تدعوهم ان یوحدوا الله فاذا عرفوا ذلك فاخبرهم ان الله فرض علیهم خمس صلوات فی یومهم ولیلتهم فاذا صلوا ...... الخ

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۶، ج ۲ ص ۱۰۹۶ واللفظ له، صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶ وغیرهما)

جب نبی صلی اللہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو انہیں کہا: تم اہل کتاب کی قوم کے پاس جا رہے ہو۔ پس انہیں سب سے پہلے توحید کی دعوت دینا۔ جب وہ توحید (لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ) پہچان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز پڑھنے لگیں تو ...... الخ

فرض اور تطوّع (غیر فرض) نماز کی تعداد، رکعات اور تمام تفصیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دی اور اپنی امت کو حکم دیا کہ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صلوا کما رأیتمونی أصلی

نماز اس طرح پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے دیکھا ہے

(صحیح بخاری ج ۱ ص۸۸ ، ج ۲ ص۸۸۸ ص۱۰۷۶ مسند الشافعی ص۵۵ وغیرھما)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا طریقہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے سیکھا۔ انہوں نے اس طریقہ مبارکہ کو احادیث کی شکل میں آگے پہنچایا۔ لہذا ثابت ہوا کہ امت مسلمہ نے نماز کا طریقہ احادیث سے سیکھا ہے امت میں سے جس شخص یا گروہ کا طریقۂ نماز ان احادیث کے خلاف ہے مثلاً مالکیوں کا ارسال یدین وغیرہ تو انہیں چاہیے کہ ان احادیث صحیحہ کی روشنی میں اپنی نمازوں کی اصلاح کر لیں

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جمعہ

جمعہ کا فرض ہونا متواتر احادیث سے ثابت ہے۔
سیدنا حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ:

صلوٰۃ السفر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ رکعتان والفطر والاضحی رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نمازِ سفر دو رکعتیں ہیں اور نمازِ جمعہ دو رکعتیں ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی (بھی) دو رکعتیں ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر پوری ہیں قصر نہیں ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ص۷۷ وغیرہ)

قرآن پاک کی آیت مبارکہ "یایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ ... ..." الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر مؤمن پر جمعہ فرض ہے چاہے وہ شہری ہو یا دیہاتی۔ وغیرہ۔

حضرت طارق بن شہاب صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا اربعۃ عبد مملوک او امراۃ او صبی او مریض"

ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنا فرض ہے سوائے چار کے ۱: غلام ۲: عورت ۳: نابالغ بچہ ۴: مریض

(سنن ابی داؤد ص۱۶۰ ج ۱، وغیرہ) اس کی سند صحیح ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اس حدیث پاک اور دوسری احادیث میں دیہاتی کو جمعہ سے مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ لہذا ثابت ہوا کہ دیہاتی پر جمعہ فرض ہے مزید تحقیق کے لیئے صحیح بخاری وغیرہ کتبِ حدیث کا مطالعہ کریں خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں حکم دیا تھا کہ:

جمعوا حیث ما کنتم اے لوگو! تم جہاں بھی ہو جمعہ پڑھو

(فقہ عمرؓ ص۱۱۲، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہ)

حنفیہ کے نزدیک گاؤں میں جمعہ جائز نہیں (ہدایہ ج۱ ص۱۶۸ وغیرہ) انہوں نے اس مسئلہ میں متعدد شرطیں بھی بنا رکھی ہیں۔ ان کے متعدد مولویوں نے دیہات میں جمعہ کے صحیح نہ ہونے پر کتابیں بھی لکھی ہیں مگر ان تمام فقہی تحقیقات سے برعکس اب حنفی عوام اس مسئلہ میں حنفی مذہب کو ترک کر کے گاؤں میں بھی جمعہ پڑھ رہے ہیں۔ اللھم زد فزد۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حنفی عوام میں اب تقلید صرف برائے نام ہی رہ گئی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نمازِ قصر

صحیح مسلم (ج ۱ ص ۲۴۲) وغیرہ میں حضرت یحییٰ بن یزید الھنائی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ:

سألت أنس بن مالك عن قصر الصلوة فقال، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا خرج ثلاثة أميال أو ثلاثة فراسخ شعبة الشاك، صلى ركعتين

میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز کے قصر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ (نو میل) سفر کے لیے نکلتے، شعبہ کو شک ہے (تین یا نو کے بارے میں) تو آپ دو رکعتیں پڑھتے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تین میل پر بھی سفر کے جواز کے قائل تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۴۳)

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی کے قائل تھے (فقہ عمر رضی اللہ عنہ اردو ص ۴۹۲، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہما)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نو میل کے قائل تھے (المحلیٰ ج ۵ ص ۸)

احتیاط بھی اسی میں ہے کہ کم از کم نو میل پر قصر کیا جائے۔ اس طرح تمام احادیث پر عمل بآسانی ہو جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

نماز وتر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک رکعت کا ثبوت قولاً اور فعلاً دونوں طرح متعدد احادیث سے ثابت ہے۔ مثلاً دیکھئے صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۶ صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۵۔ ۲۵۷ وغیرہما

آپ نے فرمایا:

www.KitaboSunnat.com

الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلاث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل

وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ پس جس کی مرضی ہو پانچ وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو تین وتر پڑھے اور جس کی مرضی ہو ایک وتر پڑھے

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۰۱، سنن نسائی ج ۱ ص ۲۴۹ وغیرہما)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے ج ۴ ص ۶۳ اور حاکم رحمہ اللہ اور ذھبی رحمہ اللہ دونوں نے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ (المستدرک ج ۱ ص ۳۰۲)

تین رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھے اور سلام پھیر دے پھر ایک وتر پڑھے (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۵۴ صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۷۰ مسند احمد ج ۲ ص ۸۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی ج ۱ ص ۲۲۲ واسنادہ صحیح)

تین وتر نماز مغرب کی طرح پڑھنا ممنوع ہیں۔ (صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۶۸ المستدرک ج ۱ ص ۳۰۴ اسے حاکم اور ذھبی دونوں نے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے

(لہٰذا ایک سلام سے تین وتر پڑھنے ممنوع ہیں)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قیامِ رمضان یعنی تراویح

صحیح بخاری (ج ۱ صـ ۲۶۹) وغیرہ میں حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات (۱۱) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ اس حدیث کی روشنی میں مولانا انور شاہ کاشمیریؒ فرماتے ہیں:

ولا مناص من تسلیم ان تراویحہ علیہ السلام کانت ثمانیہ رکعات

(العرف الشذی ج ۱ صـ ۱۶۶)

اس بات کے تسلیم کرنے سے کوئی چھٹکارا نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تراویح آٹھ رکعات تھی۔

اور مزید فرماتے ہیں:

واما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصح عنہ ثمان رکعات و اما عشرون رکعۃ فھو عنہ علیہ السلام بسند ضعیف و علی ضعفہ اتفاق

(ایضاً صـ ۱۶۶)

اور مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ ۸ رکعتیں صحیح ثابت ہیں۔ بیس ۲۰ رکعات والی جو حدیث آپ سے مروی ہے تو وہ ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے حکم دیا

ان یقوما للناس باحدی عشرۃ رکعۃ | کہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں ۔

(مؤطا امام مالک ص ۹۸ وغیرہ)

اسے امام ضیاء المقدسی وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے ۔ مولانا محمد بن علی النیموی الحنفی اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں :

واسنادہ صحیح ۔ اور اس کی سند صحیح ہے (آثار السنن ص ۲۵۰)

لہٰذا بعض متعصب فرقہ پرستوں کا پندرھویں صدی میں اسے مضطرب وغیرہ کہنا باطل اور بے بنیاد ہے ۔

اس حکم پر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ نے عمل کر کے دکھایا تھا ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۳۹۱) صحابہ رضی اللہ عنہم بھی گیارہ ہی پڑھتے تھے ۔ (سنن سعید بن منصور بحوالہ الحاوی للسیوطی ص ۳۴۹ ج ۲)

اس عمل کی سند کو امام سیوطی " لبسند فی غایۃ الصحۃ " بہت زیادہ صحیح سند کہتے ہیں ۔ یاد رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیس (۲۰) رکعات با سند صحیح قطعاً ثابت نہیں ہیں ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۸۔ نماز جنازہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے ایک جنازہ پر سورہ فاتحہ (اور ایک سورت پکار کر) پڑھی اور پوچھنے پر فرمایا (میں نے اس لیے بالجہر پڑھی ہے کہ) تم جان لو کہ یہ سنت (اور حق) ہے (صحیح بخاری ج ۱ ص۱۷۸ نسائی شریف ج ۱ ص۲۸۱ پہلی بریکٹ کے الفاظ نسائیؒ کے ہیں، منتقی ابن الجارود ص۱۸۸ ح۵۳۴، ۵۳۶ دوسری بریکٹ کے الفاظ منتقی کے ہیں۔ آخری کے الفاظ نسائیؒ و ابن الجارود کے ہیں)

حضرت ابو امامہ رضؓ سے روایت ہے کہ:

السنة فی الصلاة الجنازة ان یقرأ فی التکبیرة الاولیٰ بام القرآن مخافتةً ثم یکبر ثلثا والتسلیم عند الاخرة۔	نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تکبیر اولیٰ میں سورۃ فاتحہ خفیہ پڑھی جائے پھر تین تکبیریں کہی جائیں اور آخری تکبیر پر سلام پھیر دیا جائے۔

(سنن نسائی ج ۱ ص۲۸۱ وغیرہ)

آپ رضؓ سے دوسری روایت میں ہے

السنة فی الصلاة علی الجنازه ان تکبر ثم	نماز جنازہ میں سنت یہ ہے کہ تو تکبیر کہے پھر سورۃ فاتحہ پڑھے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقرأ بأم القرآن ثم تصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم تخلص الدعاء للميت ولا تقرأ إلا في التكبيرة الأولى ثم تسلم في نفسه عن يمينه

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے۔ پھر خالص طور پر میت کے لیے دعا کرے۔ قرأت صرف پہلی تکبیر میں کرے پھر اپنے دل میں دائیں طرف سلام پھیر دے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۲۹۷ ح ۲۰۴، مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۸۹، ۴۹۰ ح ۶۴۲۸ وغیرہما)

اس کی سند صحیح ہے (ارواء الغلیل ج ۳ ص ۱۸۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہے کہ سورہ فاتحہ کے بغیر جنازہ ہو جاتا ہے یا انہوں نے سورہ فاتحہ کے بغیر جنازہ پڑھا ہو۔

نماز جنازہ میں وہی درود پڑھنا چاہیے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (یعنی نماز والا) "رحمت و ترحمت" والا خود ساختہ درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۹۔ صبح کی دو سنتیں

صحیح مسلم (ج ۱ ص ۲۴۷) وغیرہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس فرض نماز کے علاوہ دوسری کوئی نماز نہیں ہوتی

حضرت قیس بن قہد رضی اللہ عنہ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھا رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ کے ساتھ یہ نماز پڑھی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو وہ اٹھ کھڑے ہوئے اور صبح کی دو رکعتیں پڑھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ نے اس سے پوچھا:

ماھاتان الرکعتان

یہ دو رکعتیں کیا ہیں؟

انہوں نے کہا: میری یہ دو رکعتیں صبح سے پہلے والی رہ گئی تھیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے اور کچھ بھی نہ کہا۔

(صحیح ابن خزیمہ ج ۲ ص ۱۶۴ صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۸۲ وغیرھما)

امام حاکم اور امام ذہبی دونوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے (المستدرک ج ۱ ص ۲۷۴)

اس سلسلہ میں سورج نکلنے کے بعد نماز پڑھنے والی جو روایت ہے (ترمذی وغیرہ) اس میں قتادہ راوی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے لہٰذا وہ روایت مشکوک اور ضعیف ہے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ اوقاتِ نماز

حدیثِ جبریل علیہ السلام میں ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زوال کے بعد ظہر پڑھائی پھر ایک مثل پر عصر کی نماز پڑھائی۔ الخ۔ اور دوسرے دن ایک مثل پر ظہر پڑھی اور دو مثل پر عصر پڑھی۔ مغرب کل کی طرح غروبِ آفتاب کے بعد پڑھی الخ

اور فرمایا:

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سے پہلے انبیاء (علیہم السلام) کا یہ وقت ہے اور نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔"

اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے (آثار السنن ص ۱۲۲) اس قسم کی احادیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بھی اچھی سندوں کے ساتھ مروی ہیں۔

نیموی حنفی فرماتے ہیں: "مجھے کوئی حدیث صریح صحیح یا ضعیف نہیں ملی جو اس پر دلالت کرے کہ ظہر کا وقت سایہ کے دو مثل ہونے تک ہے۔" (آثار السنن ص ۱۲۸ مترجم اردو)

یاد رہے کہ بعض حنفیہ اس سلسلہ میں مبہم وغیر واضح شبہات پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ اصولِ فقہ میں یہ قاعدہ مسلم ہے کہ منطوق مفہوم پر مقدم ہوتا ہے۔ دیکھئے فتح الباری (ج ۲ ص ۲۴۲، ۲۹۷، ۴۳۰، ج ۴ ص ۳۸۲، ۳۸۶، ج ۹ ص ۳۶۹، ج ۱۲ ص ۲۰۳) وغیرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ رَفَعِ یَدَیْن

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرنا متعدد صحابہ رضؓ نے روایت کیا ہے مثلاً حضرت ابن عمر رضؓ، حضرت مالک بن الحویرث رضؓ (صحیحین) حضرت وائل بن حجر رضؓ (صحیح مسلم) حضرت ابو حمید الساعدی رضؓ حضرت ابو قتادہ رضؓ، حضرت سہل بن سعد الساعدی رضؓ، حضرت ابو اسید رضؓ، حضرت ابو ہریرہ رضؓ، حضرت محمد بن مسلمہ رضؓ (صحیح ابن خزیمہ و صحیح ابن حبان وغیرھما) حضرت علی رضؓ (صحیح ابن خزیمہ) حضرت ابو بکر الصدیق رضؓ، حضرت عبداللہ بن الزبیر رضؓ (السنن الکبریٰ للبیہقی) حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضؓ (سنن دارقطنی) وغیرھم

متعدد اماموں نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ رفع یدین قبل الرکوع و بعدہ متواتر ہے مثلاً ابن جوزی رحؒ، ابن حزم رحؒ، العراقی رحؒ، ابن تیمیہ رحؒ، ابن قدامہ رحؒ، ابن حجر رحؒ، الکتانی رحؒ، السیوطی رحؒ الزبیدی رحؒ، زکریا الانصاری رحؒ، السخاوی رحؒ وغیرھم

دیکھئے نور العینین فی مسئلہ رفع الیدین ص ۸۹، ۹۰ وغیرہ

مولانا انور شاہ کشمیری رحؒ دیوبندی فرماتے ہیں:

ولیعلم ان الرفع متواتر اسناداً وعملاً لا یشک فیہ ولم ینسخ ولا حرف منہ الخ

اور یہ جاننا چاہیے کہ رفع یدین بلحاظ سند اور عمل دونوں طرح متواتر ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے اور رفع یدین بالکل منسوخ نہیں ہوا بلکہ اس

(نیل الفرقدین ص ۲۲ فیض الباری ۲/۲۵۵ حاشیہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا ایک حرف بھی منسوخ نہیں ہوا

وعن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذا کبر للرکوع واذا رفع راسه من الرکوع رفعهما کذلک وقال سمع الله لمن حمده ربنا لک الحمد وکان لا یفعل ذلک فی السجود

(صحیح بخاری ج ۱ ص۱۰۲، صحیح مسلم ج ۱ ص۱۶۸ وغیرهما)

جناب ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ دونوں کندھوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح جب رکوع کی تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے اور سجدوں میں رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث کے راوی حضرت ابن عمرؓ خود بھی رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد رفع یدین کرتے تھے (صحیح بخاری ج ۱ ص۱۰۲ وغیرہ) بلکہ جسے دیکھتے کہ رفع یدین نہیں کرتا تو اسے کنکریوں سے مارتے تھے۔ (جزء رفع الیدین للبخاری ص۳۳ وغیرہ۔ وصححہ النووی فی المجموع شرح المذهب ج ۳ ص۴۰۵)

حضرت ابن عمرؓ سے رفع یدین کا ترک با سند صحیح قطعاً ثابت نہیں ہے تارکین رفع یدین۔ ابو بکر بن عیاشؒ کی عن حصینؒ عن مجاہدؒ جو روایت پیش کرتے ہیں اس کے بارے میں محدثین کے امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: یہ وہم ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (جزء ص۵۶ للبخاری)

وعن ابی قلابه انه رای

حضرت ابو قلابہ تابعیؒ فرماتے ہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مالك بن الحويرث اذا صلى كبّر ورفع يديه واذا اراد ان يركع رفع يديه واذا رفع راسه من الركوع رفع يديه وحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع هٰذا

حضرت مالک بن الحویرث رضؓ جب نماز پڑھتے تو تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع یدین کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کرتے تھے

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۲، صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۸ وغیرھما)

حضرت مالک رضؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ: نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے دیکھا ہے۔ دیکھئے ص ۷۔ آپ جلسہ استراحت بھی کرتے تھے اور اسے مرفوعاً بیان کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۱۳)

یہ جلسہ آپ کی حالت کبر پر محمول ہے۔ یعنی جب آپ آخری دور میں بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے تو یہ جلسہ کرتے تھے۔ (ھدایہ ج ۱ ص ۱۱۱ حاشیہ السندھی علی النسائی ج ۱ ص ۱۴۰) آپ رفع یدین کے راوی ہیں لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری عمر میں بھی رفع یدین کرتے تھے

حضرت وائل بن حجر رضؓ سے روایت ہے کہ

فلما اراد ان يركع اخرج يديه من الثوب ثم رفعهما ثم كبر فركع فلما قال سمع الله لمن حمده رفع يديه

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے نکالے اور رفع یدین کیا پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا۔ جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع یدین کیا الخ

(صحیح مسلم ج ۱ ص ... وغیرہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حضرت وائلؓ یمن کے عظیم بادشاہ تھے (الثقات لابن حبان ج ۳ ص ۴۲۴) آپ ۹ھ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد کی شکل میں تشریف لائے تھے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۵ ص ۷۱ عمدۃ القاری للعینی الحنفی ج ۵ ص ۲۷۴) آپ اگلے سال ۱۰ھ کو بھی مدینہ منورہ آئے تھے (صحیح ابن حبان ج ۳ ص ۱۶۸ وغیرہ) اس سال بھی آپ نے رفع یدین کا مشاہدہ کیا (سنن ابی داؤد وغیرہ) لہٰذا آپ کی بیان کردہ نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور کی نماز ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی صحابیؓ سے رفع یدین عندالرکوع وبعدہ کا ترک یا نسخ یا ممانعت قطعاً ثابت نہیں ہے سنن ترمذی ج ۱ ص ۵۹ میں حضرت ابن مسعودؓ سے جو روایت منسوب ہے اس میں سفیان ثوری مدلس ہیں (الجوہر النقی لابن الترکمانی الحنفی ج ۸ ص ۲۶۲ وغیرہ) مدلس کی عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (مقدمہ ابن الصلاح ص ۹۹، الکفایہ ص ۳۶۴ وغیرھما) لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔ دوسرے یہ کہ بیس سے زیادہ اماموں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے حضرت براء بن عازبؓ سے منسوب روایت ترک میں یزید بن ابی زیاد الکوفی ضعیف ہے (تقریب التہذیب وغیرہ) مسند حمیدی اور مسند ابی عوانہ میں یار لوگوں نے تحریف کی ہے۔ اصلی قلمی نسخوں میں رفع یدین کا اثبات ہے جسے بعض مفاد پرستوں نے تحریف کرتے ہوئے نفی بنا دیا ہے جو تحقیق کرنا چاہے وہ ہمارے پاس آکر اصلی قلمی نسخوں کی فوٹو سٹیٹس دیکھ سکتا ہے۔

بعض لوگوں نے ترک رفع یدین پر وہ روایات بھی پیش کرنے کی کوشش کی ہے جن میں رفع یدین کے کرنے یا نہ کرنے کا ذکر تک نہیں ہے حالانکہ عدم ذکر نفی ذکر کی دلیل نہیں ہوتا۔ (الدرایہ لابن حجر ص ۱۵۲ وغیرہ)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو شخص نماز میں رفع یدین کرتا ہے اسے ہر انگلی کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔ یعنی ایک رفع یدین پر دس نیکیاں (المعجم الکبیر للطبرانی ج ۱۷ ص ۲۹۷ مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۰۳ وقال واسنادہ حسن)

عیدین کی نماز میں تکبیرات زوائد پر رفع یدین کرنا بالکل صحیح ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ (ابوداؤد، مسند احمد، منتقی ابن الجارود ص ۶۹ وغیرہ)

جنازہ میں ہر تکبیر پر رفع یدین حضرت ابن عمرؓ سے ثابت ہے۔ (جزء رفع الیدین للبخاری ص ۱۸۷، مصنف ابن ابی شیبہ وغیرہما واسنادہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۲- نیت کا مسئلہ

اس میں شک نہیں کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۹ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۴۰ وغیرہما) لیکن نیت دل کے ارادے اور مقصد کو کہتے ہیں، قصد وارادہ کا مقام دل ہے زبان نہیں (الفتاوی الکبری ابن تیمیہ ج ۱ ص ۱) زبان کے ساتھ نیت کرنا نہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے اور نہ کسی تابعی رحمہ اللہ سے اور نہ آئمہ اربعہ سے (زاد المعاد ج ۱ ص ۲۰۱) لہذا زبان کے ساتھ تلفظ بدعت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۳- سجدۂ سہو

سجدہ سہو سلام سے پہلے بھی جائز ہے (صحیح بخاری ج ۱ صہ ۱۶۳ صحیح مسلم ج ۱ صہ ۲۱۱)

اور سلام کے بعد بھی جائز ہے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم وغیرہما

سجدۂ سہو میں صرف ایک طرف سلام پھیرنے کا کوئی ثبوت بھی صحیح احادیث میں نہیں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ فاتحہ خلف الامام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاصلوۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب	اس شخص کی نماز ہی نہیں جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۴، صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۶۹ وغیرھما)

یہ حدیث متواتر ہے (جزء القرأت للبخاری ص ۶)

اس حدیث کے راوی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے فاتحہ کے قائل و فاعل تھے۔ (کتاب القرأت للبیہقی ص ۶۹ ح ۱۳۳، احسن الکلام ج ۲ ص ۱۴۲)

متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو امام کے پیچھے جہری اور سری دونوں نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے مثلاً

مشہور تابعی حضرت نافع بن محمود رحمہ اللہ الانصاری مشہور بدری صحابی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فلا تقرؤا بشیء من القرآن اذا جهرت الا بأم القرآن	جب میں اونچی آواز سے قرآن پڑھ رہا ہوتا ہوں تو سوائے سورۃ فاتحہ کے قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھو

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۲۶، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۴۶ وغیرھما)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے بارے میں امام بیہقی رح فرماتے ہیں:

وھذا اسناد صحیح و رواتہ ثقات | اور یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(کتاب القرأت ص۶۷)

امام دارقطنی رح فرماتے ہیں:

ھذا اسناد حسن ورجالہ ثقات کلھم

(سنن دارقطنی ج ۱ ص۳۲۰)

یہ سند حسن ہے اور اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔

اس قسم کی دیگر صحیح احادیث کو میں نے اپنی کتاب " الکواکب الدر[ریہ] فی وجوب الفاتحہ خلف الامام فی الجھریہ" میں جمع کیا [ہے]۔ متعدد صحابہ رض کرام کے پیچھے جہری اور سری دونوں نمازوں میں فا[تحہ] پڑھنے کے قائل اور فاعل تھے مثلاً حضرت ابوہریرہ رض، حضرت ابو[سعید] سعید الخدری رض، حضرت عبداللہ بن عباس رض، حضرت عبادۃ بن الصامت رض، حضرت انس بن مالک رض، حضرت جابر رض، حضرت عبدال[لہ] بن عمرو بن العاص رض، حضرت ابی بن کعب رض، حضرت عبداللہ بن مسعو[د] وغیرھم ان آثار صحابہ رض کو میں نے اپنی کتاب " کاندھلوی صاحب او[ر] فاتحہ خلف الامام " میں تفصیلاً جمع کر دیا ہے اور ان کا صحیح وحسن ہونا محدثین کرام سے ثابت کیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رض نے جہری اور سری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص۱۶۹ مسند حمیدی ۹۸۰ صحیح ابوعوانہ ج ۲ ص۱۲۸)

اور فرماتے ہیں کہ جب امام سورۃ فاتحہ پڑھے تو تم بھی پڑھو اور اسے اس سے پہلے ختم کر دو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(جزء القرات للبخاری ص۶۶ و اسنادہ حسن، آثار السنن ص۸۳)

یزید بن شریک التابعیؒ سے روایت ہے کہ

انه سأل عمر عن القرأة خلف الامام فقال: اقرأ بفاتحة الكتاب قلت: وان كنتَ انت؟ قال: وان كنتُ انا قلت: وان جهرتَ؟ قال: وان جهرتُ

(المستدرک علی الصحیحین ج ۱ ص ۲۳۹ وغیرہ)

انہوں نے حضرت عمرؓ سے امام کے پیچھے قرأت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: اگر آپ بھی (امام) ہوں؟ تو فرمایا: اگرچہ میں بھی ہوں، انہوں نے کہا: اگر آپ قرأت بالجہر کر رہے ہوں؟ تو فرمایا: اگر میں قرأت بالجہر کر رہا ہوں (تو بھی پڑھ)

اسے امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے صحیح کہا، امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: ھذا اسناد صحیح " یہ سند صحیح ہے۔ (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۳۱۷) اس کے سارے راوی ثقہ و صدوق ہیں۔

قرآن و حدیث میں ایسی ایک دلیل بھی نہیں ہے جس میں صاف اور صریح طور پر مقتدی کو فاتحہ خلف الامام سے منع کیا گیا ہو۔

حنفیوں کے مستند عالم مولانا عبدالحئیؒ لکھنویؒ صاحب صاف صاف اعلان کرتے ہیں کہ:

لم یرد فی حدیث مرفوع صحیح النھی عن قراءة الفاتحة خلف الامام وکل ما ذکروه مرفوعاً فیه اما لا اصل له واما لا یصح (التعلیق الممجد ص۱۰۱)

کسی مرفوع صحیح حدیث سے فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ثابت نہیں اور جو بھی (وہ) مرفوع احادیث ذکر کرتے ہیں یا تو وہ صحیح نہیں یا اس کی کوئی اصل ہی نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور کسی صحابیؓ سے بھی فاتحہ خلف الامام کی ممانعت ثابت نہیں ہے امام ابن عبد البرؒ نے اس پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے کہ جس شخص نے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھی اس کی نماز مکمل ہے اور اسے دو بار لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ (فتاویٰ السبکی ص۱۴۸ بحوالہ توضیح الکلام ج ا ص۵۵) امام ابن حبانؒ نے بھی اسی اجماع کا دعویٰ کیا ہے (المجروحین ج ۲ ص۱۳)

امام البغویؒ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت سری اور جہری نمازوں میں فاتحہ خلف الامام کی فرضیت کی قائل ہے۔ یہی قول حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت معاذؓ اور حضرت ابی ابن کعبؓ سے منقول ہے۔ (شرح السنۃ ج ۳ ص۸۴، ۸۵)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ:

والعمل علی هذا الحديث فی القراءة خلف الامام عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعين وهو قول مالك بن انس و ابن المبارك والشافعی واحمد واسحاق يرون القراءة خلف الامام	اس حدیث پر امام کے پیچھے قرأت کرنے میں اکثر صحابہؓ اور تابعینؒ کا عمل ہے اور یہی قول امام مالکؒ امام ابن المبارکؒ، امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحاق بن راھویہ کا ہے۔ یہ قرأت (فاتحہ) خلف الامام کے قائل ہیں۔

(جامع ترمذی ج ا ص۷۰، ۷۱)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ جمع بینَ الصلاتین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ظہر وعصر کی دونوں نمازیں اکھٹی کر کے پڑھیں۔ اسی طرح مغرب وعشاء کی بھی اکھٹی پڑھی ہیں۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۵ وغیرہ)

متعدد صحابہ جمع بین الصلاتین فی السفر کے قائل و فاعل تھے مثلاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ وغیرھم (دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۵۶، ۴۵۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کے شارح اعظم و مبین اعظم تھے۔ لہٰذا یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آپ کا فعل قرآن پاک کے خلاف ہو۔ لہٰذا سفر میں جمع بین الصلاتین کو قرآن مجید کے مخالف سمجھنا غلط ہے۔

عذر کے بغیر نمازیں جمع کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ (فقہ عمر ص ۲۲۸ وغیرہ)

سفر، بارش، انتہائی شدید شرعی عذر کی بنیاد پر جمع کرنا جائز ہے، (کما ثبت فی صحیح مسلم وغیرہ) جمع تقدیم وجمع تاخیر (مثلاً ظہر کے وقت عصر کی نماز بھی پڑھ لینا یا پھر عصر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز پڑھنا) دونوں طرح جائز ہے۔ (مشکوۃ ص ۱۱۸ بحوالہ ابوداود ج ۱ ص ۱۷۰، ص ۱۷۸، ترمذی ج ۱ ص ۱۲۴۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے "محفوظ صحیح" کہا (مرعاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۳۵۶) سفر میں جمع بین الصلاتین کی روایات صحیح بخاری (ج ۱ ص ۱۴۹) وغیرہ میں بھی موجود ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بارش میں بھی دو نمازیں اکھٹی پڑھتے تھے (موطا امام مالک ص ۱۲۶ وغیرہ وسندہ صحیح)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۶- نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا

حضرت ھلب الطائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ورایتہ قال: یضع ھذا علی صدرہ	اور میں نے آپؐ کو دیکھا ہے آپؐ اپنا یہ (ہاتھ) اپنے سینے پر رکھتے تھے۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۲۶ وغیرہ)

صحیح بخاری (ج ۱ ص ۱۰۲) میں حضرت سہیل بن سعدؓ والی حدیث کا عموم بھی اس کا مؤید ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی ایک صحابیؓ سے ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔ مردوں کا ناف کے نیچے اور عورتوں کا سینہ پر ہاتھ باندھنا کسی صحیح یا ضعیف سے بھی بالکل ثابت نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ آمینُ بالجہرُ

حضرت وائل بن حجر رضؓ سے روایت ہے کہ:

کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال: آمین ورفع بہا صوتہ	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ولا الضالین پڑھتے، تو فرماتے: آمین اور اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے تھے

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۴۲)

ایک روایت میں ہے: "فجھر بآمین" پس آپؐ نے آمین بالجہر کہی (ایضاً) اس حدیث کے بارے میں امام دارقطنی نے کہا:

ھذا صحیح (سنن ج ۱ ص ۳۳۴ وغیرہ)

ابن حجر نے کہا: وسندہ صحیح (التلخیص الجبیر) ابن حبان اور ابن قیم وغیرھما نے صحیح کہا۔ کسی قابل اعتماد امام نے اسے ضعیف نہیں کہا ہے۔ اس مفہوم کی دیگر صحیح روایات حضرت علی رضؓ حضرت ابوہریرہ رضؓ وغیرھما سے بھی مروی ہیں جنہیں راقم الحروف نے "القول المتین فی الجھر بالآمین" میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ روایت کرتے ہیں کہ:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

أمن ابن الزبير ومن وراءه حتى ان للمسجد للجة	حضرت ابن زبیرؓ اور ان کے مقتدیوں نے اتنی بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۷ مصنف عبد الرزاق ۲۶۴۰ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۲۲ وغیرہ)

اس کی سند بالکل صحیح ہے (دیکھئے کتب رجال اور کتب اصول الحدیث)

حضرت ابن عمرؓ اور ان کے ساتھی بھی امام کے پیچھے آمین کہتے اور اسے سنت قرار دیتے (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۸۷ وغیرہ)

کسی صحابیؓ سے بھی باسند صحیح خفیہ یا بالسر آمین قطعاً ثابت نہیں ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اپنے دین سے اکتا چکے ہیں اور وہ حاسد لوگ ہیں۔ وہ اعمال جن پر مسلمانوں سے حسد کرتے ہیں ان میں سے افضل ترین یہ ہیں

- سلام کا جواب دینا - صفوں کو قائم کرنا - اور مسلمانوں کا فرض نماز میں امام کے پیچھے آمین کہنا۔

(مجمع الزوائد ج ۲ ص ۱۱۳ وقال: اسنادہ حسن)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۸ - تکبیرات عیدین

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی سند سے روایت ہے کہ:

عید الفطر (اور عید الاضحیٰ) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۷۰ سنن دارقطنی ج ۲ ص ۴۸ وغیرہما)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

التكبير في الفطر سبع في الأولى وخمس في الآخرة والقراءة بعدهما كلتيهما

عید الفطر کے دن پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ تکبیریں ہیں۔ اور دونوں رکعتوں میں قرآت ان تکبیروں کے بعد ہے۔

(ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۱۷۰ وغیرہ)

اس حدیث کے بارے میں امام بخاریؒ نے کہا: ھو صحیح (العلل الکبیر للترمذی ج ۱ ص ۲۸۸) اسے امام احمد بن حنبلؒ اور امام علی بن المدینیؒ نے بھی صحیح کہا ہے (التلخیص الحبیر ج ۲ ص ۸۴)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ کے حجت ہونے پر میں نے مسند الحمیدی کی تخریج میں تفصیلی بحث لکھی ہے۔اس روایت کے دیگر شواہد کے لیے ارواء الغلیل (ج ۳ ص۱۰۶ تا ص۱۱۳) وغیرہ دیکھیں۔حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نماز پڑھی۔انہوں نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں (مؤطا امام مالک رحمہ اللہ ص۱۶۶، ص۱۶۷ وغیرہ)

اس کی سند بالکل صحیح ہے۔بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

شعیب بن ابی حمزہ رحمہ اللہ عن نافع کی روایت میں ہے: "وھی السنۃ" (السنن الکبریٰ ج ۳ ص۲۸۸) اور یہ سنت ہے۔(امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں یعنی مدینہ میں اسی پر عمل ہے/ مؤطا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(ارواء الغلیل ج ۳ ص۱۱۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بھی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص۱۸۳ وغیرہ)

ابن جریج رحمہ اللہ کے سماع کی تصریح احکام العیدین للفریابی (ص۱۸۶) موجود ہے اس کے دیگر صحیح شواہد کے لیے ارواء الغلیل (ج ۳ ص۱۱۱) وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بھی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص۱۷۶، احکام العیدین ص۱۷۱، ۱۸۲ وغیرہما)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس کی سند صحیح ہے۔ (سواطع القمرین ص ۱۸۲)
ص ۹ پر یہ باسند حسن گزر چکا ہے کہ جو شخص رفع یدین کرتا ہے اسے ہر انگلی کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے (ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۱۱۱ مسند احمد ج ۲ ص ۱۳۳، ۱۳۴ وغیرھما) اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ (ارواء الغلیل ج ۳ ص ۱۱۳) امام ابن المنذرؒ اور امام بیہقیؒ نے تکبیراتِ عیدین میں رفع یدین کے مسئلہ پر اس حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ (التلخیص الجبیر ج ۲ ص ۸۶) اور یہ استدلال صحیح ہے کیونکہ عموم سے استدلال کرنا بالاتفاق صحیح ہے جو شخص رفع یدین کا منکر ہے وہ اس عام دلیل کے مقابلے میں خاص دلیل پیش کرے۔ یاد رکھیں کہ تکبیراتِ عیدین میں عدمِ رفع یدین والی ایک دلیل بھی پورے ذخیرۂ حدیث میں نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ جرابوں پر مسح

امام ابو داؤد السجستانی ؒ فرماتے ہیں:

وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَبُو مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أُمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ، وَرُوِيَ ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

اور حضرت علی ابن ابی طالب ؓ حضرت ابو مسعود ؓ (ابن مسعود ؓ) اور حضرت براء بن عازب ؓ، حضرت انس بن مالک ؓ حضرت ابو امامہ ؓ، حضرت سہل بن سعد ؓ اور حضرت عمرو بن حریث نے جرابوں پر مسح کیا اور حضرت عمر بن خطاب ؓ اور حضرت ابن عباس ؓ سے بھی جرابوں پر مسح مروی ہے۔

(سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۴)

صحابہ ؓ کے یہ آثار مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف عبدالرزاق، محلی ابن حزم، الکنی للدولابی (ج ۱ ص ۱۸۱) وغیرہ میں باسند موجود ہیں۔ حضرت علی ؓ کا اثر الاوسط لابن المنذر (ج ۱ ص ۴۶۲) وغیرہ میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے۔ امام ابن قدامہ ؒ فرماتے ہیں

وَلِأَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مَسَحُوا عَلَى الْجَوَارِبِ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ مُخَالِفٌ فِي عَصْرِهِمْ فَكَانَ إِجْمَاعًا

اور چونکہ صحابہ ؓ نے جرابوں پر مسح کیا ہے اور ان کے زمانے میں ان کا کوئی مخالف ظاہر نہ ہوا۔ لہٰذا اس پر اجماع ہو گیا (کہ جرابوں پر مسح کرنا صحیح ہے)

(المغنی ج ۱ ص ۱۸۱ مسئلہ ۴۲۶)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

صحابہؓ کے اس اجماع کی تائید میں مرفوع روایات بھی موجود ہیں مثلاً دیکھیے المستدرک ج ۱ ص ۱۶۹، سنن ترمذی وغیرہما
جرابین پر مسح متواتر احادیث سے ثابت ہے۔
جرابیں بھی خفین کی ایک قسم ہیں جیسا کہ حضرت انسؓ، حضرت ابراہیم نخعیؒ، حضرت نافعؒ وغیرہم سے مروی ہے۔
جو لوگ جرابوں پر مسح کے منکر ہیں ان کے پاس قرآن، حدیث اور اجماع سے ایک بھی صریح دلیل نہیں ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ تقلید

جو شخص نبی نہیں ہے اس کی بات کو بغیر دلیل کے ماننے کو تقلید کہتے ہیں۔ دیکھئے مسلم الثبوت ص ۲۸۹ وغیرہ ، اس تعریف پر امت مسلمہ کا اجماع ہے (الاحکام لابن حزمؒ ص ۸۳۶)

اللہ تعالیٰ نے اس بات کی پیروی سے منع کیا ہے جس کا علم نہ ہو (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۳۶) یعنی بغیر دلیل والی بات کی پیروی ممنوع ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بذاتِ خود دلیل ہے اور اجماع کے حجت ہونے پر دلیل قائم ہے ، لہٰذا قرآن حدیث اور اجماع کو ماننا تقلید نہیں ہے۔ دیکھئے التحریر لابن ھمام ج ۴ ص ۲۴۱ ، ۲۴۲ ، فواتح الرحموت ج ۲ ص ۴۰۰ وغیرھما۔

اللہ اور رسول کے مقابلے میں کسی شخص کی بھی تقلید کرنا شرک فی الرسالت ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دین میں رائے کے ساتھ فتویٰ دینے کی مذمت فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۶)

حضرت عمرؓ نے اہل الرائے کو سنت نبوی کا دشمن قرار دیا ہے (اعلام الموقعین ج ۱ ص ۵۵ امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ ان آثار کی سند بہت زیادہ صحیح ہے۔ (ایضاً)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اما العالم فان اهتدی فلا تقلدوه دینکم — مگر عالم سیدھے راستے پر بھی ہو تو اس کی دین میں تقلید نہ کرو۔

(جامع بیان العلم و فضلہ لابن عبدالبر ج ۲ ص ۱۱۱)

حضرت ابن مسعودؓ نے بھی تقلید سے منع کیا ہے۔
(طبرانی، مجمع الزوائد ج ۱ ص ۱۸۰ وغیرھما)

آئمہ اربعہ (امام مالکؒ، امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) نے بھی اپنی اور دوسروں کی تقلید سے منع کیا ہے (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲ ص ۱۰، ۲۱۱، اعلام الموقعین ج ۲ ص ۱۹۰ ص ۲۰۰، ۲۰۷، ص ۲۱۱، ص ۲۲۸ وغیرھما) کسی امام سے بھی یہ بات قطعاً ثابت نہیں ہے کہ میری تقلید کرو۔ تقلید کی بدعت چوتھی صدی ہجری (سنہ ۴۰۰ھ) میں شروع ہوئی ہے۔
(اعلام الموقعین ج ۲ ص ۲۰۸)

اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے کہ تقلید جہالت کا دوسرا نام ہے اور مقلد جاہل ہوتا ہے۔
(جامع بیان العلم ج ۲ ص ۱۱۷، اعلام الموقعین ج ۲ ص ۱۸۸ ج ۱ ص ۷ وغیرھما)

آئمہ مسلمین نے تقلید کے رد میں کتابیں لکھی ہیں مثلاً امام ابومحمد القاسم بن محمد القرطبیؒ (متوفی سنہ ۲۷۶ھ) کی کتاب "الایضاح فی الرد علی المقلدین (سیر اعلام النبلاء ج ۱۳ ص ۳۲۹)
جبکہ کسی ایک مستند امام سے یہ قطعاً ثابت نہیں ہے کہ اس نے تقلید کے وجوب یا جواز پر کوئی کتاب یا تحریر لکھی ہو۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقلدین حضرات ایک دوسرے سے خونریز جنگیں لڑتے رہے ہیں (معجم البلدان ج ۱ ص ۲۰۹ ج ۳ ص ۱۱۷، الکامل لابن الاثیر ج ۸ ص ۳۰۷، ۳۰۸، وفیات الاعیان ج ۳ ص ۲۰۸ وغیرہ)

ایک دوسرے کی تکفیر کرتے رہے ہیں (میزان الاعتدال ج ۴ ص ۵۲ الفوائد البھیۃ ص ۱۵۲، ۱۵۳)

انہوں نے خانہ خدا میں چار مصلے قائم کر کے امتِ مسلمہ کو چار ٹکڑوں میں بانٹ دیا۔ چار اذانیں چار اقامتیں اور چار امامتیں

چونکہ ہر مقلد اپنے اپنے امام اور پیشوا سے بندھا ہوا ہے لہٰذا تقلید کی وجہ سے امتِ مسلمہ میں کبھی اتفاق و امن نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آئیے ہم سب مل کر کتاب و سنت کا دامن تھام لیں۔ کتاب و سنت میں دونوں جہانوں کی کامیابی کا پورا پورا یقین ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۔ صحیحین کا مُقام

اس پر امت کا اجماع ہے کہ صحیحین (صحیح بخاری و صحیح مسلم) کی تمام سند متصل مرفوع احادیث صحیح اور قطعی الصحت ہیں۔ (مقدمہ ابن الصلاحؒ ص۱۴ اختصار علوم الحدیث لابن کثیرؒ ص۳۵ وغیرہما)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں:

"صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان کی تمام متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں۔ یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک بالتواتر پہنچی ہیں۔ جو ان کی عظمت نہ کرے وہ بدعتی ہے جو مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے۔"

(حجۃ اللہ البالغہ ص۲۴۲ مترجم عبدالحق حقانی)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۲۔ اہل الحدیث کی فضیلت

یہ بالکل درست ہے کہ قرآن کریم نے امت محمدیہ کو مسلم کا لقب دیا ہے لیکن اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ مسلمانوں کی ایک خاص جماعت جس کو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علمی وعملی شغف رہا وہ جماعت اپنے آپ کو لقبِ اہل حدیث سے متقلب کرتی رہی (خاتمہ اختلاف ص ۱۰۷، ۱۰۸)

مسلمانوں کے لیے اہل سنت اور اہل حدیث وغیرہ القاب بے شمار آئمہ مسلمین مثلاً محمد بن سیرینؒ، ابن المدینیؒ، بخاریؒ، احمد بن سنانؒ، ابن المبارکؒ، ترمذیؒ وغیرھم سے ثابت ہے اور کسی ایک مستند امام یا عالم سے اس کا انکار مروی نہیں ہے۔ لہٰذا ان القاب کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔ تمام مستند علماء نے طائفہ منصورہ والی حدیث کا مصداق اہل الحدیث واصحاب الحدیث کو قرار دیا ہے (دیکھئے سنن ترمذی ج ۴ ص ۵۰۵ ط بیروت وغیرہ)

یہ دونوں نام ایک ہی جماعت کے ہیں۔

امام عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں:

"الدین لأھل الحدیث والکذب للرافضة والکلام للمعتزلہ والحیل لأھل الرأی......"

دین اہل حدیث (محدثین) کے پاس ہے اور جھوٹ رافضیوں کا پیشہ ہے کلامی چالیں معتزلہ کا فن ہے اور حیلے (چالیں) اہل الرائے کا اوڑھنا بچھونا .... الخ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(منہاج السنۃ النبویہ لابن تیمیہ ج ۴ صـ۱۱۰ ، المنتقیٰ من منہاج السنۃ للذہبی صـ۵)

امام احمد بن سنان الواسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"لیس فی الدنیا مبتدع الا وھو یبغض اھل الحدیث، واذا ابتدع الرجل نزع الحدیث من قلبہ"

دنیا میں جو بھی بدعتی ہے وہ اہل حدیث سے بغض رکھتا ہے۔ اور آدمی جب بدعتی ہو جاتا ہے تو حدیث کی مٹھاس اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

(معرفۃ علوم الحدیث صـ۴ واسنادہ صحیح)

اہل الحدیث والآثار کے فضائل کے لیے خطیب رحمۃ اللہ علیہ بغدادی کی شرف الحدیث ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تذکرۃ الحفاظ اور عبدالحیٔ لکھنوی کی امام الکلام (صـ۲۱۶) وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۳۔ محدثین کا مسلک

کسی نے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے پوچھا کہ کیا بخاریؒ، مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ، ابوداؤد الطیالسیؒ، الدارمیؒ، البزارؒ، الدارقطنیؒ، البیہقیؒ، ابن خزیمہؒ اور ابویعلی موصلیؒ مجتہدین میں سے تھے۔ یا کسی امام کے مقلد تھے؟
تو انہوں نے "الحمد للہ رب العالمین" کہتے ہوئے جواب دیا:

أما البخاري و ابوداؤد فاماما ن في الفقه من اهل الاجتهاد و أما مسلم والترمذي والنسائي و ابن ماجه و ابن خزيمه و ابو يعلى والبزار فهم على مذهب اہل الحديث ليسوا مقلدين لواحد بعينه من العلماء ..... وهولاء كلهم يعظمون السنة و الحديث الخ

امام بخاریؒ اور امام ابوداؤد دونوں فقہ میں مجتہد (مطلق) تھے امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائی امام ابن ماجہؒ، امام ابن خزیمہ امام ابو یعلیؒ اور امام بزارؒ اہل الحدیث کے مذہب پر تھے کسی ایک عالم کے بھی مقلد نہ تھے اور یہ سب سنت و حدیث کی تعظیم و تکریم کرتے تھے۔ الخ

(مجموع فتاوی ج ۲۰ ص ۴۰)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امام بیہقیؒ نے تقلید کے خلاف اپنی مشہور کتاب السنن الکبریٰ میں باب باندھا ہے۔ (ج ۱۰ ص ۱۱۳)

لہٰذا محدثین کو خواہ مخواہ دروغ گوئی کرتے ہوئے اپنے نمبر بڑھانے کے لیے مقلدین میں شمار کرنا غلط ہے۔ یاد رہے کہ اہل الحدیث سے مراد محدثین بھی ہیں اور ان کے پیروکار بھی (فتاوی ابن تیمیہ ج ۴ ص ۹۵)

اہل الحدیث کا یہ بہت بڑا شرف ہے کہ ان کا امام (اعظم صرف) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲ بنی اسرائیل آیت ۷۱) نیز دیکھئے تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۷۸، آل عمران آیت ۸۱، ۸۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارا خاتمہ قرآن، حدیث اور اجماع پر اور صحابہ، تابعین، محدثین اور آئمہ مسلمین کی محبت کرے اور دنیا و آخرت دونوں میں ہمیں ہر قسم کی رسوائی سے بچائے۔

آمین ثم آمین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۴- اِجتماعی دُعا

دعا کرنا بہت بڑی عبادت ہے۔
پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدعاء هو العبادة دعا ہی عبادت ہے۔

(ترمذی ج ۲ ص ۱۶۷، ح ۱۷۵، ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۵ وغیرہما)

وقال الترمذی: "ھذا حدیث حسن صحیح"

نماز کے بعد متعدد دعائیں ثابت ہیں (دیکھئے صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۳۷ وغیرہ)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز کے آخر والی دعا کو زیادہ مقبول قرار دیا ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۸۷ وغیرہ)

مطلق دعا میں ہاتھوں کا اٹھانا متواتر احادیث سے ثابت ہے (نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص ۱۹۰، ۱۹۱)

فرض نماز کے بعد امام اور مقتدیوں کا التزاماً یا لزوماً اجتماعی دعا کرنا ثابت نہیں ہے۔ (دیکھئے فتاوٰی ابن تیمیہ ج ۱ ص ۱۸۴، بذل المجہود ج ۳ ص ۱۳۸ وغیرہما، بحوالہ قد قامت الصلوٰۃ ص ۴۰۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۵ - دعوت

حسب استطاعت قرآن وحدیث کا علم حاصل کرنا اور پھر اسے آگے پہنچانا ہر مسلمان پر لازم ہے۔ امامِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بلغوا عنی ولو آیۃ	مجھ سے دین لے کر لوگوں تک پہنچاؤ اور اگرچہ ایک آیت ہی ہو۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص۴۹۱ وغیرہ)

دعوت صرف قرآن اور صحیح احادیث کی دینی چاہیے۔ اپنے فرقہ وارانہ مذہب اور قصے کہانیوں کی دعوت دینا حرام ہے داعی کے لیے ضروری ہے کہ اپنی ہر بات پر دلیل بھی پیش کرے تاکہ جو زندہ رہے دلیل دیکھ کر جئے اور جو مرے دلیل دیکھ کر مرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

۲۶ - جہاد

دعوتِ دین کے ساتھ ساتھ امتِ مسلمہ میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کا حکم کریں اور برائی سے منع کریں اور جو لوگ اس راستہ میں رکاوٹ نہیں ان سے زبانی، قلمی اور جسمانی جہاد کریں۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے قتال فی سبیل اللہ سے بالکل دریغ نہ کریں تاکہ ساری دنیا میں کتاب و سنت کا پرچم سربلند ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

واعلموا ان الجنة تحت ظلال السيوف	اور جان لو کہ بے شک جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۲ صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۴ وغیرہما)

مزید تفصیل کے لیے شیخ الاسلام المجاہد عبداللہ بن المبارک المروزی رحمہ اللہ کی "کتاب الجہاد" وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

وما علینا الا البلاغ

زبیر علی زئی محمدی

کیمبڑا بازار حضرو ضلع اٹک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اعلان

ہم نے اس مختصر کتاب میں صرف صحیح احادیث ذکر کی ہیں اگر کوئی شخص کسی حدیث کا ضعیف (عند الجمہور) ہونا ثابت کر دے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ علی الاعلان رجوع کریں گے جو شخص بھی دین اسلام کے کسی مسئلہ میں تحقیق چاہتا ہے ہم ان شاء اللہ قرآن مجید، صحیح احادیث، اجماع امت اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں اس کو جواب دیں گے۔

ہم نہ ووٹ مانگتے ہیں نہ نوٹ

بس صرف یہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہماری خیر خواہی نجات اور دنیوی و اخروی کامیابی کی دعا فرمائیں۔

جزاکم اللہ خیراً

ہومیو ڈاکٹر **خالد محمود**

آف کالو کلاں

امیر جماعت اہل الحدیث

حضرو۔ ضلع اٹک

۱۰ رجب ۱۴۱۵ھ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طالبِ دُعا

مُحمّد عارف قُریشی

www.KitaboSunnat.com

مُفت ملنے کا پتہ

۱۔ محمد زبیر علیزئی ۔ کپڑا مارکیٹ حضرو ۔ ضلع اٹک

۲۔ عمر انٹرپرائزز مینوفیکچرر پی وی سی (پلاسٹک) پائپ عمر کالونی سامان ۔ کامرہ روڈ سامان ۔ تحصیل حضرو ضلع اٹک ۔

المکتبۃ الاثریۃ
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن لاہور
نمبر 08.66

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز